

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۳۱ - جلد ۹

لودیانہ ۴ اگست ۱۸۸۱ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوب خان نے امیر کابل کو کامل شکست دیدی - محمد ہاشم خان سپہ سالار افواج ایوبخان نے قندھار پر قبضہ کرلیا ہے = امیر عبدالرحمان خان کی فوج باقی ماندہ کابل میں بھاگ کر پہونچی ہے = قندھار میں ایوبخان کا ڈنکا بج گیا ہے = سرداران قندھار ایوبخان کی اطاعت سے بہت خوش ہیں = امیر کابل حیران ہے کہ مجھکو اول ہی جنگ میں شکست ہوگئی ہے = فوج کابل جسقدر توپ ایوبخان کے مقابلے کے واسطے لیگئی تھی وہ ایوبخان کے قبضہ میں آگئی ہے = خبر ہے کہ امیر کابل کی فوج میں سے ایک رجمنٹ ایوبخان سے جاملی ہے = افغانستان جنوبی پر ایوبخان کا قبضہ ہوگیا ہے = خان لالپورہ پشاور میں آگیا ہے = سرشپ نور محمدخان کو ایوبخان نے افغانستان شمالی کیطرف روانہ کیا ہے = جلال آباد کا حاکم امیر کابل کو پس پا دیکھ رعیت سے روپیہ وصول کر رہا ہے - جنگ سے فرار شدہ فوج جو کابل میں پہونچی ہے اُس سے امیر نے سختی کے ساتھ دریافت کیا کہ تمنے کیوں شکست کھائی - تب فوج نے مکرر جواب دیا کہ ہمنے ایوبخان کے باپ کا نمک کھایا ہے اسواسطے اُسکا مقابلہ ہم سے نہ ہو سکا = سرکار انگریزی نے ابھی تک امیر کابل سے امداد فوجی کا کوئی اقرار نہیں کیا ہے = مشہور ہے کہ خیبر والے سرکشی پر آمادہ ہوگئے ہیں = قوم علی خال کے سردار مفسدہ پر کھڑے ہوگئے ہیں = سلطنت روم ٹریلی میں جنگ کی تیاریاں کر رہی ہے = فرانس والے سلطان روم سے جنگ کرنے پر مستعد ہیں = کابل میں جو سردار امیر نے قید کئے ہوئے تھے سب کو رہا کر دیا ہے = روس کی طرف سے ملک ایران میں کلان کلان شہروں کے درمیان تاربرقی کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے = آگرہ میں حضور گورنر جنرل ہند بموسم سرما دربار منعقد فرماوینگے = صوبجات متحدہ واقع امریکہ میں شدت گرمی سے ۵۰۰ آدمی مرگئے ہیں = خراسان کے باشندے ایوبخان کی امداد کیواسطے تیاری کر رہے ہیں = قلعہ علی مسجد کی مرمت بڑی تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے = جمرود میں فوج انگریزی بہ نسبت حال کے زیادہ رہا کرے گی = علاحضرت بادشاہ نے سلطان کو لکھا ہے کہ اگر فرانس سے جنگ کرنا ہو تو اُسمیں کچھ مجھ سے بھی مشورہ لینا = پشاور میں تحقیقات ہو رہی ہے کہ بکٹ کے سپاہیوں پر کس قوم کے آدمیوں نے حملہ کیا تھا = درمیان راستہ پشاور و جمرود ۳۰ جولائی کی رات کو حملہ ہوا اور ۲ آدمی مارے گئے = خبر ہے کہ الہ آباد میں ٹیلیفون جاری ہوگیا ہے = اٹلی نے ۳ کروڑ روپیہ کے قرض لینیکا اشتہار جاری کیا ہے = راجہ صاحب چھوٹا اُدیپور کا انتقال ہوگیا ہے = ضلع ہزارہ میں غیر ملازم مرزم شماری کنندگان کو پچاس روپیہ انعام ملا ہے = غلام حیدر خان سپہ سالار افواج کابل کی نسبت افواہ ہے کہ وہ ایوبخان سے ملگیا تھا = سلطان محمد خان کابل کے جیلخانہ میں بھیجا

نورافشاں

— عرصہ سے یہہ خبر مشہور ہوتی رہی کہ ہرات سے ایوبخان قندھار کیطرف آرہا ہی اور اب آیا چاہتا ہی۔ ہرات سے چل پڑا ہی۔ اور نیز یہہ کہ عبدالرحمان خان کا لشکر کابل سے ایوبخان کے مقابلہ کیواسطے روانہ ہو گیا ہی۔ اور اس سبب سے انتظاری ہوتی رہی کہ جنگ بہت جلد ہوگا چنانچہ ۲۴ جولائی کو مقام گرشک پر ایوبخان و امیر کابل کے لشکر کا مقابلہ ہوا جنگ سے پیشتر شمس الدین خان سپہ سالار افواج کابل نے ایوبخان کو اطلاع دی کہ جب آپ ہرات کی طرف واپس چلے جائینگے تب ہم آپ سے صلح کا عہد و پیمان کرینگے۔ مگر جب جنگ شروع ہو گیا تو چار پلٹنوں میں سے ایک پلٹن ایوبخان کے مقابلہ کیواسطے کھڑی ہوئی اور تھوڑی دیر بعد چاروں پلٹنیں پراگندہ ہو کر کابل کیطرف بھاگنے لگیں۔ ایوبخان کے پاس ۵۰۰ پیادے اور ۵۰۰ سوار موجود تھے اور ہتھیار قابل جنگ نہ تھے۔ ۲۷ جولائی کو شمس الدین خان اور چند افسر قندھار کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اسپر سردار محمد حسن خان نے چند گھنٹہ تک شہر میں حکمرانی کی اور اُسیر وزیر سردار ہاشم خان نے جو ایوبخان کی طرف ہی ۲۰ سواروں کی امداد سے قندھار پر قبضہ کر لیا +

برسیں کمشنر صاحب کی تار خبر سے معلوم ہوتا ہی کہ شکست کا سبب جنگ کی بدانتظامی کا باعث ہی مگر صاحب سیول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے اخبار میں اسبات پر اشارہ کرتے ہیں کہ شکست غلام حیدر خان کی بد دیانتی کی وجہہ سے ہوئی ہوگی۔ یقین ہی کہ ناظرین اخبار اسبات میں ہم گمان ہونگے +

جسحالت میں قندھار پر ایوبخان کا قبضہ ہوگیا ہی تو جنوبی افغانستان امیر عبدالرحمان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور یقین ہی کہ شمالی افغانستان بھی دیر تک امیر موصوف کے پاس نہ رہیگا مگر امیر عبدالرحمان خان اس صدمہ کے اٹھانے کیلیے پہلے تیاری کر چکے ہونگے یقین ہی کہ وہ روپیہ اور ہتھیار جو ہماری سرکار نے بطور تحفہ یا امداد اُسکو دئے تھے ایوبخان کے ہاتھ نہ آئینگے کیونکہ وہ پہلے ہی سے اُنکو ترکستان کیطرف روانہ کر چکا ہی +

بعض سوال کرتے ہیں کہ اب سرکار انگریزی امر مذکورہ بالا کی بابت کیا کارروائی کریگی۔ یقین ہی کہ وہ اُنکو لڑنے دیگی اور تماشا دیکھتی رہیگی +

— تار برقی آمدہ نیویارک واقع امریکہ مورخہ ۳۰ جولائی سے ظاہر ہوا کہ گارفیلڈ صاحب پریسیڈنٹ سلطنت صوبجات متحدہ کو جو گولی لگی تھی اب صحت ہوتی جاتی ہی۔ اور اب اُنکی صحت یابی میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں ہی +

— مہاراجہ گوسائی ورجیش جی ورخانتھ جی کے معاملہ کے سبب بمبئی کے اہل ہنود اب تک بدستور گھبرائے ہوئے ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جام نگر کے پوسٹ ماسٹر صاحب قرضدار ہوگئے تھے اور قرضہ سے رہائی پانیکے لئے یہہ تجویز کی کہ سرکار کو لوٹوں۔ پہلے تو کچھ روپیہ غبن کرنے لگے لیکن جب بھیڑئے کا مونہہ لہو سے تر ہونے لگا تو ڈاک کے پارسلوں کو کھلے طور سے ہضم کرنے لگا۔ ایک شخص جادو جی گنگھو کا ایک پارسل بھیجنی چھوڑ گیا اور پولیس کی معرفت بعد تحقیقات کے پوسٹماسٹر صاحب مع اپنے ہمرازوں کے گرفتار ہوئے۔ انہیں میں مہاراج ورخانتھ جی صاحب بھی شریک تھے اور اُنپر یہہ الزام لگایا گیا کہ مال مسروقہ کو جان بوجھ کر خریدنا اور فروخت کرنا۔ اگرچہ یہہ جرم صاف طور سے ثابت ہو گیا ہی مگر تو بھی بمبئی کے اہل ہنود مہاراج جی کی ہمدردی کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ کرشن کا یہہ اوتار چور ٹھہرا اور اگرچہ سب اسبات کے مقر ہیں کہ اس اَوتار کا چال وچلن خراب ہی مگر وہ پھر بھی مہاراج ہی ہیں اور لازم ہی کہ وے اُنکی تعظیم کریں بلکہ پوجا بھی کریں۔ ہمکو اُمید ہی کہ سرکار مہاراج جی کو پوری سزا دیگی +

اُمید ہی کہ ہمارے ہمعصر صاحبان تعلیم یافتہ اہل ہنود اپنے دھرم کی صورت پر جو مقدمہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتی ہی ذرا غور فرماویں۔ کہ اس صدی کی روشنی میں جو کوئی ایسے اَوتاروں کو جو مثل مہاراج مذکورہ چور اور زانی ہوتے ہیں مانیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ فی الحقیقت یہہ اندھے ہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کو اوتار ماننا یا کسی پنڈت و برہمن کو جو ایسا چال وچلن رکھتا ہو تعظیم سے مان لینا ہر ایک آدمی کی ضمیر کے برخلاف ہی۔ خدا پاک ہی اور ہر قسم کی ناراستی پر اُسکا غضب ظاہر ہی۔ پس یہہ خیال کہ خدا کا اوتار یا دینی معلم کچھہ ہی کرے جرم سے بری ہی محض حماقت ہی +

— تار برقی آمدہ مقام قطع مورخہ یکم اگست سے معلوم ہوا کہ ایوبخان نے ۳۰ جولائی کو قندھار پر قبضہ کر لیا ہی۔ افواہ ہی کہ اُسنے ایک ہزار سوار شمس الدین خان کے تعاقب میں روانہ کرکے اُسکو گرفتار کر لیا ہی۔ مگر تاحال خبر مذکورہ کی صداقت نہیں ہوئی اگر یہہ سچ ہووے تو کچھ تعجب نہیں ہی کیونکہ ظن غالب ہی کہ اُسنے جان بوجھکر ایوبخان کی حمایت کی اور اب گرفتار ہونا اُسکی خطاپوشی کی ایک عمدہ تدبیر ہی

[illegible] +

بقیہ علم ہئیت کا بیان

سورج کے گرد دیگر زمین اور سیاروں کی حرکت

۳۔ لاکھوں ستارے آسمان میں سورج کی مانند ہیں پس زمین اُنکی نسبت اِس بے شمار کارخانے میں ایک ریگ کے دانے کے مثل معلوم ہوتی ہے۔ اب ہم کسطرح مانیں کہ سورج اور گردون میں اِس کثرت کے ساتھ کہ تمام آسمان پر چمکتے ہیں سب تابع ہوں اور ہر روز گرد ایک چھوٹی سی گولی یعنے زمین کے گھومیں +

۴۔ فرض کرو کہ ایک چیونٹی ایک گھڑے پر بیٹھی ہو اور وہ گھڑا ایک جھیل میں ہے اور ہوا کے زور سے گھومتا جاتا ہو تو وہ چیونٹی دیکھیگی کہ گویا تمام درخت احاطہ شہر محل قلعہ پہاڑ اور آسمان گھومتے ہیں ایک چیز آنکھوں کے سامنے آتی ہے اور دوسری غایب ہو جاتی ہے۔ پس یہہ نادانی نہیں ہے کہ گھڑے کے گھومنے کے سبب چیونٹی سمجھے کہ کنارے کی سب چیزیں محل اور پہاڑ اور بلکہ آسمان اُس گھڑے کے گرد گھومتے ہیں۔ یہی حال ہمارا ہے اِس زمین پر کہ ہم خود اُس گھڑے کی طرح گھومتے ہیں اور اُسکے سبب سارا آسمان ہمارے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ محال ہے کہ ہمارا آفتاب اور سیارے اور کروروں سورج جو آسمان پر چمکتے ہیں ہر روز کہ چھوٹی سی گولی کے گرد گھومیں +

۵۔ ولایت کے عقلمندوں نے اِس خیال بیہودہ کو مدت سے چھوڑ دیا ہے۔ کچھ تعجب نہیں ہے کہ ہندوستان کی قوم اُبتک یہی جانیں کہ آسمان ہمارے سروں کے

نہیں پہونچیں کہ وے دریائی اور مقدار آفتاب اور سیاروں کے ٹھیک معلوم کرنے اور وے لوگ ابھی تک فن ہئیت کی ابتدا ہی میں ہیں چرخ کو نہیں پہونچے ہیں۔ تھوڑے روز کے بعد ہندوستان کے دانا لوگ حکمائے ولایت کے ساتھ اتفاق کرکے اپنے ہند کے بھائیوں سے اِس عجیب کو بیان کرینگے کہ خدا نے جو ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے اپنے زور اور نگہبانی سے ذرا ذرا بند و بست اپنی مخلوقات کا کرکے کمال عقل اور عجیب ایجادوں سے اپنی دنیا کو جسپر ہم بستے ہیں بنایا اور عجیب دانائی سے تجویز کیا کہ وہ ہر روز اپنے مرکز پر پھرا کرے تاکہ ہمیشہ گرمی اور روشنی آفتاب سے پاوے۔ واہ کیا خوب فضل اور دانائی خالق کی ہے جب ہم تھک کر سونے اور آرام کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں تو ہم آفتاب کی طرف سے پھر جاتے ہیں تاکہ تاریکی میں آرام سے چپ لیٹے رہیں۔ غرض تمام عجیب مخلوقات خدا کی اُسکی حمد و ثنا کرتے ہیں پس ہمکو چاہئے کہ حضرت بادشاہ داؤد کے ساتھ ہم بھی کہیں کہ حمد کر خدا کی اے میرے دل تمام جو مجھہ میں ہے تعریف کر اُسکے اسم مقدس کی +

سمندر میں جہازوں کے آپسمیں ملنے سے اور جہازوں کے بالکل سمندر کے گرد گھوم جانیسے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ دنیا گول ہے۔

۱۔ ہندوؤں کی بعضی قدیم کتابوں کا یہہ بیان ہے کہ یہہ دنیا کہ جسپر ہم بستے ہیں مسطح اور چپٹی ہے لیکن مدت سے کمال تحقیق ہو چکی کہ یہہ گول اور نہایت عظیم گولائی ہے +

دیکھتے ہیں اُنکو اِس دنیا کی گولائی ثابت کرنے
کچھ حاجت باقی نہیں ہے کیونکہ جب چاروں طر
دراز سوا پانی کے اور نظر نہیں آتا پس اگر
ار مسطح ہوتی تو جہاز دور سے سراپا یعنے
ستول تک دیکھنے والوں کو بالکل نظر آتا ہے
۲۔ لیکن ہر ایک جسنے سفر سمندر پر کیا ہے بخ
کہ یہہ دنیا گول ہے اِس سبب سے کہ جب جہاز
صرف اُسکا اوپر کا پال دیکھہ پڑتا ہے +
تب درجے بدرجے پال زیادہ نظر آتے
آخر دیر بعد پال بالکل دیکھہ پڑتے ہیں لیکن جہا
پانی میں چھپا ہے۔ کیا یہہ گولائی زمین کے
نہیں ہے +

۴۔ تصویر پر نگاہ کرنے سے بخوبی اُسکا را
ہے۔ اُس جہاز کے رفتار پر دھیان کرو
اُسکا اوپر کا پال نظر آتا ہے باقی بالکل جہاز سمند
اُٹھان پر چھپا ہے سب دیکھنے والے جانتے
ہیں کہ آیا وہ جہاز کس دور سرزمین سے آتا
سے باشی دنیا یعنے امریکہ سے یا انگلستان
سب کو چاہئے انتظار کریں تا بہ اُسوقت کہ
جہاز کچھہ دور سمندر کی اچان پر چڑھکر نزدیک آ
۵۔ پھر جہاز کو دیکھو دو پال پانی کے اوپر نمودا
لیکن ہنوز جہاز نظر سے غایب ہے ایک گھنٹے
پھر اگاڑی نظر کرو اب تین پال صاف دیکھ
ہیں لیکن جہاز ابتک نہیں نمودار ہوا ہے۔ تا
درجہ بدرجہ سمندر کی اوچان پر چلاتی ہے آخر بالکل
نظر آتا ہے۔ پس بیشک ثابت ہے کہ یہہ دنیا گول
۶۔ بہت جہازوں سے دنیا کے بالکل گرد سفر کیا
... لازم ... نہیں ... +

باقی آیندہ

مسیحی عقیدہ

سوال کیا کرتے ہیں کہ عیسائی دین کا اصول
عیسوی کی کتابیں یعنے توریت زبور انجیل ہی
ھتی ہیں انکو پڑھکر سارے امور جو بمنزلہ ارکان
کے ہیں معلوم کرنا دشوار ہے اسکام کے پورا
فرصت اور بڑا مطالعہ درکار ہے اور یہہ ہر ایک
ممکن نہیں علاوہ بریں مسیحیوں میں کئی فرقے
معتقدات میں تفاوت ہے اس حال میں اونکی صحیح صحیح
دریافت کرنا امر دراز کار ہے سب ہمنے اصول مطلب
سمجھا کہ اس اخبار کے پڑھنیو والوں کے روبرو
کا اصول بیان کریں کہ سب کو بخوبی آگاہی ہو
عیسائیونکا عقیدہ کن کن باتوں پر مشتمل ہے
عقاید کا مجموعہ رسولی عقاید میں آجاتا ہے وہ
ہوں ہے میں اعتقاد رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ
اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور اُسکے اکلوتے
خداوند یسوع مسیح پر جو روح القدس سے پیٹ
کنواری مریم سے پیدا ہوا پنطوس پلاطوس کی
میں دکھ اُٹھایا صلیب پر کھینچا گیا مر گیا اور دفن
عالم ارواح میں جا اُترا تیسرے دن مردوں میں
اٹھا آسمان پر چڑھ گیا اور خدا باپ قادر مطلق
ہاتھ بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور
انصاف کرنیکو آویگا۔ میں اعتقاد رکھتا ہوں
پر پاک کلیسیا جامع پر مقدسوں کی رفاقت
کی معافی جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی
+
سولی عقیدہ اسلئے نہیں کہا جاتا کہ رسولونکے

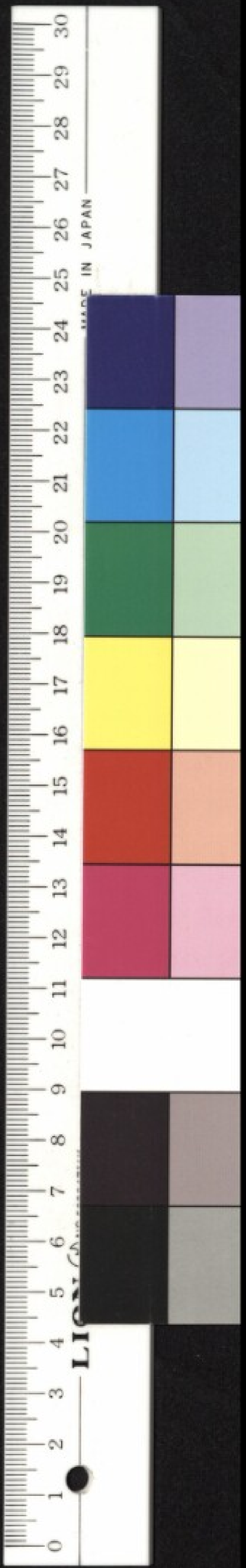
عہد میں مروج تھا پہلی دوسری صدی میں اُسکا نام
نشان کلیسیا کی تواریخ میں نہیں پایا گیا دینی مباحثہ
میں اُسکا ذکر نہیں ہوا ابتدا میں جب لوگ غیر مذہبوں کو
چھوڑکر مسیحی مذہب میں داخل ہوا کرتے تو باپ بیٹے
روح القدس کے نام پر بپتسمہ لیا کرتے تھے یہی
اقرار مختلف جماعتوں میں جداگانہ الفاظ سے کہا جاتا
تھا کہ اُن کے مطلب میں کچھہ فرق نہ تھا جب رفتہ رفتہ
عیسائی کلیسیا میں بحثیں شروع ہوئیں اور لوگ انجیل
کی مخالف باتوں کو ماننے لگے تب صاف اور صحیح عقاید
نامہ کی ضرورت پڑی جتنے عقاید نامے اُن دنوں میں
مرتب ہوئے اُنمیں سے سب سے پرانا یہہ عقاید نامہ
ہے اسکی مکمل صورت چوتھی صدی تک ہوگئی اور پچھم کی
ساری کلیسیا میں نماز کے وقت اسکا استعمال جاری
ہونے لگا پورب کی کلیسیا اس عقاید نامہ سے واقف
نہ تھے لیکن کوئی بات اسمیں ایسی مذکور نہیں ہے کہ اُنکے
عقاید کے مخالف ہو پورب اور پچھم دونوں ملکر اس
عقاید نامہ کو منظور کرتے ہیں اُسکو مسیحی عقاید نامہ کہنا
زیادہ مناسب ہے کیونکہ اسمیں کل مسیحیوں کے ایمان اور اُمید کا
مذکور پایا جاتا ہے یہہ عقاید نامہ مختصر اور سیدھا سادہ
ہے لیکن اسمیں سب سے بڑی خوبی اسکی تواریخی خاصیت
ہے زبان کی فصاحت اور بلاغت کو چھوڑکر سیدھے
الفاظ کے ساتھ مسیحی دین کی خصوصیات عیاں کرتا ہے
تاکہ عالم اور جاہل دونوں کے فہم کے برابر ہو اس
عقیدہ کا پہلا فقرہ یہہ ہے میں اعتقاد رکھتا ہوں خدا
قادر مطلق باپ پر اسمیں ساری دنیا کی بنیاد ڈالی گئی وہ بنیاد
یہہ ہے کہ خدا ہے اور وہ نہ صرف قوت یا حرکت یا قاعدہ
کا نام ہے جو خلق میں پھیلا ہوا ہے بلکہ وہ ایک شخص ہے جو

ہمارا قادر مطلق باپ ہے آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا اس اقرار
سے کئی باتیں ظاہر ہوئیں +

اوّل یہہ کہ عیسائی مت ناستکوں اور دہریوں کا سامت
نہیں ہے ہر ایک آدمی جو مسیحی دین کو منظور کرتا ہے یہہ اعتقاد
رکھتا ہے کہ جو کچھہ ہم دیکھہ رہے ہیں از خود موجود نہیں بلکہ
یہہ سب مخلوق خدا ہے اور خدا اُسکا خالق اور روے خدا کے
جانی گئی جب کمہار اور برتن ہیں برتن از خود نہیں ہے بلکہ
کمہار کے بنائے ہوئے ہیں +

دوم اس اقرار سے خدا کی شخصیت ظاہر ہے جب ہمنے خدا کو
باپ کرکے پکارا تب صاف ظاہر ہوا کہ وہ نہ صرف بے
تبدیل قاعدہ نہ صرف علت اولی نہ ایک مجموعہ علتوں
کا ہے نہ ایسی لطیف قوت کا نام ہے جو ساری خلایق میں
پھیلی ہوئی ہے اور جسکے سبب سے ہم چلتے پھرتے اور کام
کاج کرتے ہیں بلکہ وہ ایک شخص ہے یعنے ایسی ہستی ہے جو ہماری
ہستی سے جدا عقل اور مرضی سے منور ہے اور ہر ایک چیز پر
موثر ہے +

سیوم خدا کی ابوت خدا ہمارا قادر مطلق باپ ہے یہہ مسئلہ
عیسائی دین کا بنیادی مسئلہ ہے خدا نے موسیٰ کو حکم دیا
کہ جاکر فرعون سے کہہ خداوند فرماتا ہے اسرائیل میرا
بیٹا ہے بلکہ میرا پہلوٹا مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھلایا
جب تم دعا مانگو تب یہہ کہو اے ہمارے باپ جو آسمان
پر ہے ابوت سے مراد یہہ ہے کہ خدا ہمارا حقیقی اور اصلی باپ
ہے اُسنے ہمیں پیدا کیا وہ ہماری پرورش کرتا اور نگہبانی
کرتا ہے اور ہماری ساری حاجات رفع کرتا ہے یہہ اُسکی
مہربانی سے ہے کہ ہم دنیا میں چلتے پھرتے کام کاج کرتے
ہیں ہماری روحانی پیدایش کا بانی وہی ہے مسیح نے
فرمایا کہ اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے تو وہ



کہتا ہے کہ خدا نے اپنے ارادہ کے مطابق ہمیں سچائی کے کلام سے پیدا کیا پطرس کا بیان یوں ہے تم نہ تخم فانی سے بلکہ اُس سے جو غیر فانی ہے یعنے خدا کے کلام سے جو زندہ اور ابد تک رہتا ہے از سر نو پیدا ہوئے پہلی پیدائش آدمی کی جس سے آدمی ماں کے پیٹ سے نکلکر دنیا میں داخل ہوتا ہے جسمانی ہے دوسری پیدائش اُسکی روح کی ہے اُسکے وسیلہ سے آدمی کی روح کو نیا جنم حاصل ہوتا ہے اُسکا دل بدل جاتا ہے اُسمیں روحانی زندگی داخل ہونے سے تاریکی ہوجاتی ہے اور روشنی اور نئی قوت آجاتی ہے ان دونوں پیدائشوں کا نتیجہ الاخدا ہی ہے سوا اسکے خدا اُسکو دنیا سے الگ کر کے اپنے خاندان میں داخل کر لیتا ہے اور اُسمیں فرزندی کا مرتبہ بخشدیتا ہے تاکہ ہم نے پالک ہونے کی روح پاکر اُسکو ابا یعنے اے باپ کہکر پکارتے ہیں اسکے سوا اُسنے ہمیں مسیح کی رفاقت میں بلا کر اُسکے ساتھ آسمانی میراث میں شریک کیا +

ابوت سے یہہ مراد ہے کہ خدا ہمارا حاکم ہے باپ جیسا بیٹے پر حکومت کرتا ہے خدا بھی اسیطرح ہمارے چال چلن بنانیکو حکمرانی کرتا تادیب و تنبیہ کرتا سزا جزا دیتا ہے اس مسئلہ سے ہمارا فرض بھی خدا کی نسبت ظاہر ہوا کہ اگر خدا ہمارا باپ ہے تو ہم اسکے فرزند ہیں ہمیں چاہئے کہ فرزندانہ طبیعت کے ساتھ اُسکی طرف رجوع کریں اُسکو ادب اور عزت سے یاد کریں سارے دل سے پیار کریں اور اُسکی پوری فرمانبرداری ادا کریں ساری برکتوں کے لیے اُسی پر بھروسا کریں دعا مانگتے رہیں اور ہر وقت اپنی نگاہ اُسی پر لگائے رہیں خدا کی ابوت اور انسان کی فرزندی کا پورا بیان ہو سکنا محال ہے اس نسبت کی ساری برکت اور نعمت ہمارے قیاس سے باہر ہے یوحنا رسول اُسکی بابت یوں لکھتا ہے دیکھو کیسی محبت باپ نے ہمسے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلاویں پیارو اب ہم خدا کے

ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا ہم تو اُسکی مانند ہونگے کیونکہ ہم اُسے جیسا کہ وہ ہے ویسا دیکھینگے اور جو کوئی اُس سے یہہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے تئیں جیسا کہ وہ پاک ہے پاک کرتا ہے +

مراسلات

خاتمہ عدم ضرورت قران

مبداء معلومات احمدیہ کی تشہیر

خاتمہ میں [redacted] کا اظہار کیا چاہتے ہیں کہ محمد کو احادیث یہود یعنے طالمود اور بائیبل کا دنیدار رکھنے سے ہمارا یہہ مطلب نہیں کہ محمد طالمود نامے کوئی کتاب جانتا تھا یا کبھی دیکھی تھی۔ یا کہ بائیبل ہی کو پڑھ کے بیانات اخذ کئے۔ لیکن یہہ کہ توریت اور انجیل کا چرچا تو تھا جو تھا احادیث یہود و قصاص کی شہرت بہت تھی۔ یہودی طالمود کو توریت کے برابر مانتے تھے (اُنکی یہہ ساخت حضرت محمد کے زمانہ تک خوب رائج ہو چکی تھی) محمد کے وقت میں دین یہود کی صورت طالمود اور تارگم اور مدراش کے ڈھب پر ہو رہی تھی۔ اور یہود کے اس دین کا آوازہ حضرت محمد گویا لڑکپن ہی سے سنتے رہے۔ ملک عرب میں یہودی اچھے زور میں تھے۔ بخت نصر کے عہد میں بہتیرے یہودیوں نے عرب میں پناہ لی تھی۔ عربوں کے ایک یہودی بادشاہ نے آپ ہی سے جنگ کی تھی۔ یروشلم کی تباہی کے وقت طائٹس رومی کے خوف سے بہتیرے یہودی عرب میں آبسے تھے۔ یمن یہودیوں کے قبضہ

نگلس کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہہ
کہ عرب میں یہودی ایک مضبوط حق
نہ صرف یہہ بلکہ تعلیم میں عربوں پر بہت
اور سب لکھ پڑھ سکتے تھے حالانکہ
گرفتار کر کے اپنے لڑکوں کو لکھنا
شرط پر انہیں آزاد کرنے کا وعدہ
یہودی تمام ملک عرب میں پائے
یمن میں بود و باش کرتے تھے۔ اور
عربوں کے تھی یعنے عرب کے
گرد رہتے اور یا کاشتکاری کرتے
تھے جیسے یثرب یعنے مدینہ میں
دین اختیار کرنا اور باہم شادی بیاہ
باتوں میں سے ہیں۔ یہہ یہودی حلقہ
باتوں سے خوب واقف تھے۔ اور
دیتے تھے تلوار کی لڑائی میں بہادر
مانتے تھے مسیح کی انتظاری کرتے
طرف اپنا مونہہ پھیرتے تھے روزہ
پڑھتے تھے۔ اور اپنی تعلیم کے بیچ چار
تھے۔ عرب کے لوگ انہیں اہل کتاب
کعب اور حج اور قحطان اور اسمٰعیل
نے یہودی عربوں ہی سے رنگینی پائی
کا مدینہ میں ایک مدرسہ تھا جسمیں
تشریح کیجاتی تھی۔ بت پرستوں کے
انہیں عاجز کرتے تھے۔ ابراہیم
کی بابت ایسے قصے اور کہانیاں
بت پرست پڑوسیوں کے دل بھر جاتے
یہودیوں کی دینی فضیلت پر صاد کرتے

...ر کہتے تھے کہ وہ اگر تمہاری بے ایمانی
...ع) پس ملک عرب میں یہودیت کی یہہ
...چا تھا۔ اِس یہودی طریق کی رونق میں
...ے اور پڑھے اور سبق سیکھے اور اِس
...یہودیوں کی احادیث اور بائبل کے
...لیکن توریت یا انبیا یا انجیل کی کسی
...نہیں لکھا ہے کیونکہ کتابی اور روایتی
...میں مشہور ہو رہی تھیں۔ اور دین
...میں اور اَور جگہوں میں لوگوں نے
...ھی تھی۔ جنھیں ناواقف اَناڑ دِیانی اور
...تھے یہہ لوگ عربوں میں مدت سے
...صحیح تاریخ اور اصول سے ناواقف
...ر قسم کے قصوں کو رایج کر رکھا تھا
...پائے جاتے ہیں۔ اور ایک اور عجیبی
...میں تھے۔ اِن باتوں سے ظاہر ہے کہ
...یں اور عیسائیوں کی حدیثوں کا حضرت
...ہر گرد نواح میں خوب چرچا ہو رہا تھا۔
...مضامین سے ایسا بھر رکھا تھا کہ اُنسے
...ممکن تھا +

...صاحب احادیث مشکات وغیرہ سے
...کہ ورقہ بن نوفل ایک عرب تھا اور مکہ
...وہ دین نصرانی رکھتا اور توریت اور
...زبان میں کرتا تھا۔ اسکے ساتھہ تاریخ
...بابت جو اول بیوی محمد صاحب کی اور
...ورقہ بن نوفل عیسائی تک کی تھیں یہہ
...خدیجہ کتاب ہائے پیشین خوانده بود
...دانستہ۔ یہہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ
...ساوہ نہ ... کر ... نہ ... گ

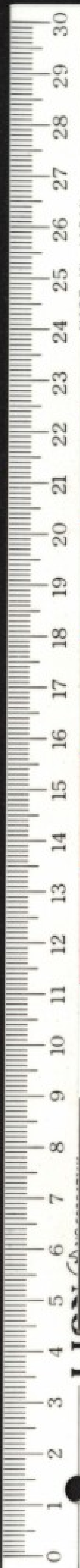
بھی تھے۔ اور جبکہ ال کر باہر اور بھیتر (ده) یہودیت اور
عیسویت موجود تھی تو ناواقف کیونکر رہتے۔ اِس سے
اور بہتر موقع سیکھنے کا کیا ہو سکتا ہے +

پھر خود قرآن سے ظاہر ہے کہ یہود و نصارا اور آور فرقے
محمد کے وقت ملک عرب میں تھے (یا اور علاقوں میں بھی
ہوں) اور محمد اُنسے واقف تھا چنانچہ سوره بقر رکوع
۸ اور سوره مایده رکوع ۱۰ میں یہود اور نصارا اور صابئین
کا ذکر آیا ہے۔ اور نہ صرف اُنکے نام کی بلکہ اُنکی کتابوں اور
طریق کی ترویج اور شہرت کی خبر ملتی ہے۔ دیکھو سوره بنی اسرائیل
رکوع ۸ آیت ۷۷ دستور پڑا ہوا ہے اُن رسولوں کا جو تجھے
پہلے بھیجے ہمنے۔ اور نہ پاویگا تو ہمارے دستور میں
تفاوت۔ یہہ آیت محمد کی دستور سابق ہمنے ... کے
زمانہ میں بھی پڑا ہوا تھا واقفی ظاہر کرتی ہے۔ پھر سوره
اعراف رکوع ۲۰ آیت ۱۶۰ میں ہے اور موسیٰ کی قوم میں ایک
فرقہ راہ بتاتے ہیں حق کی اور اُسی پر انصاف کرتے ہیں۔
سوره عمران ع ۱۲۶۔ آیت ۱۱۳ اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے
سیدھی راہ پر پڑھتے ہیں آیتیں اللہ کی راتوں کے وقت
اور وے سجدہ کرتے ہیں۔ یقین لاتے ہیں اللہ پر اور
پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہیں پسندیات کو اور منع کرتے
ہیں ناپسند سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں پر اور وے
لوگ نیک بختوں میں ہیں۔ یہہ آیتیں صاف بتلاتی ہیں
کہ حضرت محمد اہل کتاب کی تلاوت کتب مقدسہ سے
واقف تھے۔ ہاں اُنکی رات کے وقت کی تلاوت بھی
حضرت کو معلوم تھی۔ اور پھر یاد رہے کہ اہل کتاب کی باتوں
اور کاموں سے نہ صرف واقف ہی معلوم ہوتے ہیں بلکہ
کبھی کبھی صحت بیانی کے لئے اُنکی طرف رجوع بھی کرنا
پڑتا تھا۔ دیکھو سوره یونس ع ۱۰۔ آیت ۹۴۔ سو اگر تو شک

جو پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے انتہی۔ سوره زخرف ع
۴ اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجھ سے پہلے الخ۔
آیات ہذا سے ظاہر ہے کہ حضرت محمد نے معلوم کر لیا کہ
اُنکے ملک اور زمانہ میں اہل کتاب کے درمیان کیا کیا
باتیں مسلم و مروج تھیں +

اِسبات کا زیادہ ثبوت کہ محمد نے فی الواقعی اور مذہب والونکی
باتیں قرآن میں جمع کیں اُس مقابلہ سے ظاہر ہے جو ہم
نذر ناظرین کر چکے ہیں پس اُن طریقوں کی صحبت میں رہنے
کا موقع اور ازاں موجب معلومات کی سہولت اور بیانات
قرآنی کی اُن مذاہب سے موافقت اِس امر کو ثابت کرتی
ہیں کہ قرآن دیگر مذاہب کا انتخاب ہے۔ ایک نقلی کتاب ہے
نہ کہ اصلی اور خدا کے گھر سے آئی ہوئی۔ الحاصل بہر
صورت ظاہر ہے کہ قرآن کے مضامین خواہ وحی سماوی
اور خواہ وحی ارضی کے ذریعہ سے جمع کئے گئے ہوں
سراسر فضول ہیں۔ اور قرآن کی حالت مذکورہ اُسکی
حالتِ عدم ضرورت کی شہادت ہے۔ اِسلئے آؤ ہم سب اُس اصلی
اور ضروری کتاب۔ اُس چشمۂ فیض یعنے بائبل کو اپنے
پانوں کا چراغ اور روح کا ہادی مانیں اور اُسکی خوبی کا
بیان خوش الحانی سے یوں کیا کریں +

یارب تیرا قدوس کلام | ہے مجھے دلپسند تمام +
وہ تیری ہے الہام کی بات | میں اُسپر سوچتا ہوں دن رات
اِس پاک کلام کے سبب غنیم | ناچیز بھی جانیں یہہ تعلیم
میں اُس سے ہوا دانشمند | اور جانتا اُسے دلپسند
دنیاوی علم کیا خوب بھی ہو | میں جانتا علم ایک بہتر کو
نجات کے علم کا حال کمال | ہے فی الحقیقت بے مثال
سب چیزیں ہونگی نیست نا... | سب چیزوں کی ہے حد حدود
رہیگا پایاں بے حد مدام | ہو واہ کا ہے پاک کلام



خط

اخبار نور افشاں نمبر ۲۸ صفحہ ۲۲۴ پر جو غزل موسومہ لمعزاد منشی چمن لال صاحب تخلص صابر کی درج ہی از سرتا پا دزدیدہ ہی کیونکہ یہہ غزل لمعزاد منشی برج بیشن صاحب متخلص شور کے ہی اور دیوان موسومہ شور صفحہ ۲۸ و ۲۹ پر بہو بہو لکھی ہوئی موجود ہی جسکی طبیعت چاہے دیکھ لیوے عیاں را چہ بیان مگر صابر صاحب کی دلیری اور جرأت ہو کہ اشعار دزدیدہ کو طشت ازبام یعنے درج اخبار کرا دیا کہ جو نظر ہر خاص و عام کی گذرے لایق آفرین اور داد دہی کے ہی اُسپر مصرع دیوان حافظ صاحب کا چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد مصداق آتا ہی اب صابر صاحب کو چاہئے کہ گذشتہ را صلوات سمجھکر آیندہ کو ایسی امر قبیحہ او ناشایستہ سے احتیاط رکھیں اختر زہیں ورنہ نتیجہ ایسے امر کا سوائے مضحکہ کے اور کچھ نہیں ہی (بقول شور صاحب) رکھنا یہہ قول شاعرو سب یاد ہمارا۔

چھپتا نہیں مصرع ایجاد ہمارا۔

اوڑ تا ہی بلا بازو پر طایر مضموں۔

کرتے ہیں عدو شعر جو برباد ہمارا

راقم مرزا رحیم بیگ

اخبارات تار برقی

شملہ ۱۴۔ جولائی ۱۸۸۱ء یہہ خبر کہ جو حملہ سیخاناگا والوں نے لاہو ٹا متعلقہ لارڈ پر کیا بے بنیاد ہی +

کابل سے ایک بہت زبون خبر ہمکو ملی ہی اور جسکو ہم خیال کرتے ہیں کہ ٹھیک ہو کہ سردار سلطان محمد خان جو کہ تھوڑے عرصے سے امیر کی قید میں تھا اُسکو امیر نے گرسنگی سے ہلاک کیا۔ کابل میں یہہ افواہ ہی کہ اُسپر بیرحمی سے سختی کی گئی تھی۔ اور الزام اُسپر یہہ تھا کہ وہ باغی ہی اور سرکاری خزانہ اُسکے پاس ہی +

اگر سردار کے پاس روپیہ ہوتا تو بیشک وہ قید اور سختی کے پنجہ سے رہائی پاتا۔ ملک اکبر خان اور بہادر خان ساکنان میدان ایک لاکھ روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوگئے +

ایک اور بد اثر خبر ہی کہ محفوظ اللہ خان تاج محمد خان فیض محمد خان اور حمید خان چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوا ہی کہ کابل سے فرار ہوگئے تھے انہوں نے امیر کے اِن وعدوں پر یقین کر کے جنہے قرآن کی قسم کھا کر کہا تھا۔ کہ اُن کے دوست محفوظ اللہ کو کوئی تکلیف نہیں دیجاویگی جو کہ کابل کو اُنکی طرف سے جانے والا تھا بھیجا یا محفوظ اللہ خان گورنر کابل کے مکان میں فروکش ہوا۔ آہستہ آہستہ جب اُنکو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہی اور اُسکے مکان کے گرد سپاہ متعین کی گئی ہی تو اُنہوں نے اپنے مذکورہ دوستوں کو چٹھی لکھی کہ خبردار ہو جاویں۔ اتفاقاً وہ امیر کے ہاتھ لگ گئی جنہے قرآن کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کر کے محفوظ اللہ سر تن سے جدا کیا +

کابل سے یہہ بھی خبر ملی ہی کہ جنرل محمد جان ابھی تک غزنی کے قرب و جوار میں ہی مگر ابھی تک اُسنے کوئی علامت امیر کے حق میں ظاہر نہیں کی اگر ایوب خان جنوبی افغانستان میں کامیاب ہوگیا تو محمد جان سفیر فریق برخلاف انگلش گورنمنٹ شمال کی طرف بہ نسبت قندھار یا غزنی کی طور امیر کو دق کریگا +

چین اور روس کا وہ دیرینہ جھگڑا اور باب کلدجا ابھی فیصلہ ہو چکا ہی اور ایک نیا جھگڑا درمیان سپلیچل اور چین کے نکل آیا ہی۔

اپریل گذشتہ کے آخر میں ایک سوداگری جرمنی جہاز کمیدن نام ہانگ کانگ کے کنارے پر چین کے لٹیروں نے لوٹ لیا ہی۔ سفیر جرمنی متعینہ پیکن نے اُسکا مبادلہ طلب کیا ہی اور چین کے سمندروں میں جرمنی کے جنگی جہاز تیار ہوگئے ہیں۔ خاندان فنجو کی حالت بباعث خانگی جھگڑوں کے ذکر باہر کے دشمنوں کے ابتر حالت میں ہی +

ملکہ کا ایک نائب چند روز ہوئے ہیں فوت ہوگیا تھا اور دوسرا ابھی سخت بیمار ہی۔ اور نوجوان فغفور چیچک وغیرہ سے اندھا ہوگیا ہی +

شملہ ۱۸۔ جولائی ۱۸۸۱ء سرائے سی لایل اب اسقدر جلد رخصت پر جیسا کہ اُنکا ارادہ تھا نہیں جاوینگے ہو اسطے کہ افغانستان کا معاملہ درپیش ہی +

کابل سب سے آخری خبر جو قندھار سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ امیر کی حالت ابتر ہی کیونکہ بڑے بڑے ذی اقتدار سردار ایوب کی طرف جھک رہے ہیں +

لنڈن ۱۷۔ جولائی ۱۸۸۱ء سب سے آخری خبر نیویارک سے معلوم ہوا کہ پریسیڈنٹ گارفیلڈ کی حالت ترقی پر ہی۔ کل سلطنت متحدہ میں سخت گرمی پڑ رہی ہی اور پانچسو پچاس آدمی تمازت آفتاب سے ہلاک ہوگئے ہیں انگلنڈ میں آجکل موسم بالکل بدلا ہوا ہی +

لنڈن ۱۸۔ جولائی ۱۸۸۱ء آیرلنڈ کے کسانوں کے درمیان پھر فساد ہونے والا ہی +

ٹیونس ۱۶۔ جولائی ۱۸۸۱ء فرانس کے بیڑہ جہازات سفیکس میں پہونچ گیا ہی باغی ابھی اپنے بچاؤ کر رہے ہیں +

ٹیونس ۱۷۔ جولائی ۱۸۸۱ء فرانس والوں نے سفیکس کو فتح کر لیا ہی حال میں جو خبریں آئیں اُنسے ظاہر ہوا کہ فرانس کے ایک بیڑہ کے دستہ نے قبضہ کر لیا۔ باغیوں نے خوب مقابلہ کیا لیکن نقصان اُٹھا کر پسپا ہوئے اور

فرانس والوں کی طرف سے پچاس آدمی مل و مجروح ہوئے۔ اور بعدہ فرانسیسی فوج خشکی پر اوتر آئی +

ٹیونس۔ روئٹر کی تار سے معلوم ہوا کہ آج فرانس والوں نے سفیکس پر قبضہ کر لیا ہی چونکہ فوجیں اب خشکی پر اوتر آئیں تو ضرور وہ گرد و نواح کے ملک پر قبضہ کرینگی۔ خیر وان اور کیبس جو کنارہ سے بیس میل جنوب میں واقع ہیں ابھی تک مفتوح نہیں ہوئے اور جب یہہ فتح ہو جاینگے تو گویا فرانس والوں کے ماتحت کل ٹونس ہو جاویگا +

دربار یہہ ایک خاص کارسپانڈنٹ کا بیان ہی کہ آگرہ میں موسم خریف میں کوئی دربار نہیں ہوگا ٹھیک معلوم ہوتا ہی کہ آجکل حضور ویسرائے و گورنر جنرل کا یہہ ارادہ ہی کہ اس قسم کا کوئی دربار نہ کیا جاوے۔ خطاب ہائے ستارہ ہند اور ستارہ آف انڈیا کی بابت کوئی بات سنی نہیں گئی اور یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ ان خطاب یافتہ کو تمغے وغیرہ کلکتہ میں دئے جاوینگے نہ کسی لوکل دربار میں جو کہ صرف دیسی رؤسا کے فایدہ کے لئے منعقد ہوں +

یارقند سے جو قاصد مع خطوط لداخ میں پہونچا بیان کرتا ہی کہ چینی تاتار میں جو حکم ممانعت خریداری چاؤ ہند کے تھے وہ منسوخ ہو گئے ہیں ایک لداخی سوداگر جسکو اوس قاصد سے خطوط ملے اس بیان کی شہادت دیتا ہی۔ قلیان میں یہہ مشتہر کیا گیا ہی کہ چاہ ہند بغیر روک ٹوک کے آنے دو اور یارقند میں اسپر محصول لگایا جاویگا۔ یارقند میں کانگڑہ کی نسبت چاہ کی قیمت چوگنی ہو گئی ہی +

ٹہ کی خبر ہی کہ گورنمنٹ ٹرکی جنگی تیاریاں ٹرفلی میں کر رہی ہی اسواسطے کہ فرانس کے برخلاف ٹونس کے باشندونکو مدد دے۔ گورنمنٹ فرانس نے ایک سرکلر جاری کیا ہی کہ فرانس کا ارادہ نہیں ہی کہ ٹرفلی کو شامل کیا جاوے لیکن وہ یہہ کبھی قبول نہیں کریگا کہ ٹرفلی فساد کا برخلاف فرانس کے مرکز بنے +

شملہ ۲۰ جولائی کی رات کو پشاور میں راستہ جمرود پر حملہ ہوا (یہہ پچھلی چوکی ہی) جس سے دو آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے دفعدار بھاگ گیا لیکن یہہ امر یقین کیا گیا ہی کہ یہہ کام آفریدیونکا نہیں ہی +

شملہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء سردار محمد ہاشم خان و محمد حسن خان اپنے رسالوں کے ساتھ مقام نوزاد میں پہونچے اور سارتپ نور محمد کچھہ توپخانہ اور پیدل کے ہمراہ ۳ تاریخ جولائی سے وہاں ہی مقیم ہی +

ملتان ہم سنتے ہیں کہ یہاں جھٹکے کے گوشت کی دوکانیں جاری ہو گئی ہیں اور یہہ بھی سنا جاتا ہی کہ ہر ایک جھٹکے کی دوکان پر پانچ پانچ سپاہی تعینات ہوئے ہیں اور گوشت بھی دوکان تک بحراست آتا ہی یہہ شاید انتظام اس سبب سے ہی کہ مسلمان اور ہندؤں میں اس امر کی بابت کشا کشی نہ ہو +

لودیانہ

جب سے برسات شروع ہوئی کوئی بارش عمدہ نہوئی تھی مگر ہفتہ حال میں خوب ہی بارشیں ہوئیں اب زراعت پیشہ لوگونکو فصل آئندہ کی امیدیں ہو گئی ہیں +

بیج جہتا بہ۔ کہہ صاحب جو عرصہ سے فریدکوٹ میں بیمار تھے ۲۹ جولائی کو فریدکوٹ میں فوت ہو گئے یکم اگست کو انکے پھول یہاں بتقریب روانگی ہردوار آئے انگریزی باجہ بجا اور روپیہ پیسہ اونپر سے پھینکا گیا۔ بجائے انکے بیچ موہن۔ کہہ صاحب گدی نشین ہوئے ہیں +

یکم اگست سے انتظام صفائی تبدیل ہو گیا ہی یعنے داروغہ مجو خان صاحب امرتسر سے آ گئے اور کام شروع کر دیا ہی۔ ہمنے سنا ہی کہ خاکروبوں کو اب داروغہ صاحب نے یہہ ہدایت کی ہی کہ صبح کے تین بجے سے کام میں مشغول ہوکر ۹ بجے تک کام کو ختم کر لو۔ ہمارے نزدیک یہہ انکی تجویز بہت اچھی ہی کیونکہ اسمیں بہت سے فواید ہیں جنکا ذکر پھر کبھی کیا جائیگا +

سنا جاتا ہی کہ یہاں کے خاکروب بعض بعض مکانات میں دو دو چار چار روز صفائی کرنے نہیں جاتے اور غریب غربا کو بلکہ آسودہ لوگوں کو بھی بعض وقت تکلیف ہو جاتی ہی۔ اسبات کا انتظام اگر میونسپل کمیٹی معرفت داروغہ صاحب کرا دیں تو بیفایدہ نہوگا۔ اور خاص و عام کی یہہ تکلیف بھی رفع ہو جاویگی +

جو دوکان لالہ لالو مل ساہوکار متوفی چوڑے بازار میں ساہوکارے کی تھی اب وہ کوٹھی مقرر ہوکر بالاخانوں میں تبدیل ہو گئی ہی۔ ایسے کوٹھیات بالاخانوں میں ہونے سے ایک بڑا فایدہ یہہ ہی کہ چور اوچکے جو راستہ چلتے چلتے ہاتھہ مار لیتے ہیں وہاں ایسا نہیں کر سکتے۔ اور کوٹھی کی عزت اور ادر دوکان کی عزت اور ہی ہی یہہ تبدیلی لالہ ستالال صاحب کی تجویز سے عمل میں آئی ہی +

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت مندرجہ ذیل۔ سالانہ بلا محصول عہ مع محصول سے ۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۶/ ۳ پرچہ کیواسطے عہ۔/۱۲ ۴ پرچہ کیواسطے مع محصول بعہ ۶/۔ ۵ پرچہ کیواسطے مع محصول سے ۶/۔ ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول لیہ ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۱۲/ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہی بھیجنی چاہئے +

